مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیری خدمات کا علمی و تحقیقی جائزہ

A Research study on Mufti Muhammad Shafi's services for Tafseer E Quran (Explanation of the Holy Quran)

☆امان اللہ

ریسرچ اسکالر "پی، ایچ، ڈی" کلیہ معارف اسلامیہ، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی

☆☆ڈاکٹر اسد اللہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ قرآن وسنہ، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی

ABSTRACT:

Mufti Muhammad Shafi was the grand Mufti of Islamic republic of Pakistan but his another identification is his Tafseer e Quran (Explanation of the Holy Quran) based on many of volumes, he was a great preacher of Quran, he gave lectures on the holy book entire life and his Muaarif ul Quran is considered of the best Tafaseer e Quran, a great number of human beings across the world is benefiting by his Translation & Explanation of the Holy Quran.

He wrote many of article in depth for making people understood the message of ALLAH, his services are unable to count, It's enough to say that still a large figure of Muslims are seeking knowledge by his write ups.

This article is included his all services regarding The Holy Quran, it's translation and Explanation. It covers his all efforts done for making the Holy quran easier for the mankind.

Keywords: Mufti Muhammad Shafi, The holy Quran, Tafseer e Quran, Translation & Explanation of Quran, Muaarif ul Quran, Maktaba, grand mufti

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بر صغیر کے چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے، آپ کے والد ماجد مولانا محمد یاسین رحمۃ اللہ علیہ بھی ہندوستان کے بڑے علماء میں سے ایک تھے، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی وطن یوپی کا مشہور ترین قصبہ "دیوبند" ہے، آپ کی ولادت یہیں ۲۰/شعبان ۱۳۱۴ھ مطابق جنوری ۱۸۹۷ء میں ہوئی [1]۔

قرآن کریم کی تعلیم کے بعد مروجہ حساب، فنون اور مروجہ فارسی کتب اپنے والد اور چچا مولانا منظور احمد صاحب سے پڑھیں اور سولہ سال کی عمر میں دار العلوم دیوبند کے درجہ عربی میں داخل ہوئے اور ۱۳۳۵ء میں فارغ التحصیل ہوئے [2]۔

تدریس کی ابتداء اور باطنی تعلق:

ممتاز درجے سے درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد اساتذۂ دار العلوم دیوبند نے آپ کو دار العلوم ہی میں تدریس سپرد فرمائی، اساتذہ نے آپ کی دن رات کی انتھک محنت کو دیکھتے ہوئے آپ کو دورۂ حدیث کے اساتذہ میں شامل کر دیا [3]۔

ابتداء میں باطنی تعلق شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ سے تھا، پھر ان کی وفات کے بعد حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے اور ۱۳۴۹ھ میں مُجازِ بیعت قرار پا کر ان کے علمی، روحانی اور سیاسی جانشین بنے [4]۔

تصانیف:

" آپؒ نے درس و تدریس اور خدماتِ افتاء کے علاوہ قرآن و حدیث، فقہی مسائل اور تصوف و اصلاح کے اہم موضوعات پر بے شمار علمی اور دینی تصانیف مرتب فرمائیں، جن کی تعداد دو سو سے زائد ہے، آپ کی تصانیف میں " معارف القرآن " کو اعلیٰ مقام حاصل ہے، یہ تفسیر آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے [5]۔

غرضیکہ آپ نے قانون، دستور، معاشیات، تاریخ اور لغت کے موضوعات پر بیش قیمت کتابیں تالیف کیں، آپ کے تحریری فتاویٰ کی تعداد دو لاکھ سے متجاوز ہے، جو شرعی فیصلے زبانی دیے، ان کی تعداد بھی کم و بیش اتنی ہی ہو گی، ریڈیو پاکستان سے سالہا سال تک درس قرآن کا نشری سلسلہ اس کے علاوہ ہے [6]۔

سیاسی خدمات اور وفات:

نیز آپ نے اپنے طبعی میلان کے بر خلاف صرف اسلام اور مسلمانوں کی اہم دینی ضرورت کی وجہ سے سیاست میں عملی حصہ لیا، چنانچہ مجاہدینِ بلقان کے لیے مالی امداد، دو قومی نظریے کی حمایت اور قیامِ پاکستان کے لیے سرگرم جدوجہد، قیامِ پاکستان کے بعد قراردادِ مقاصد اور اسلامی دستور کی ترتیب میں پیش پیش رہے[7]۔ بالآخر آپ نے 5/ اکتوبر 1976ء بروز منگل دل میں سخت تکلیف کے باعث وفات پائی[8]۔

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیری خدمات:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن کریم سے شغف بچپن سے ہی تھا، اس سلسلے میں ان کا خود کہنا یہ ہے کہ قرآن سے ان کا تعلق اس وقت سے ہے۔ جب سے ایمان واسلام کا شغف پیدا ہوا، اپنی کتاب "رسائل ومقالاتِ مفتی اعظم" میں لکھتے ہیں:

> "قرآن کے ساتھ شغف کی ابتداء اس وقت سے ہوئی۔ جب سے ایمان و اسلام کے ساتھ شغف کی ابتداء ہوئی، کیونکہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتیں"[9]۔

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ آگے رقم طراز ہیں:

> "جوں جوں عقل و فہم کو نشوونما ملا، کائنات عالم میں غور و فکر کی صلاحیت ملی، اور توحید و رسالت پر یقین میں جلا پیدا ہوا، اسی مناسبت سے قرآن کریم کے ساتھ شغف بڑھتا چلا گیا"[10]۔

قرآن پاک کی تفسیر لکھنا بہت بڑی سعادت ہے، اس کے لئے صرف صاحب قلم اور صاحب علم ہونا شرط نہیں بلکہ صاحبِ ذوق ہونا بھی شرط ہے اور مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، صاحبِ علم اور صاحب قلم ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب ذوق بھی تھے، چنانچہ مفتی محمد تقی عثمانی اس حوالے سے رقم طراز ہیں:

> "حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تلاوت قرآن کا خاص ذوق تھا۔ خاص طور پر عمر کے آخری پندرہ بیس سالوں میں آپ گوناگوں مصروفیات کے باوجود بڑے اہتمام کے ساتھ کئی کئی

پارے روزانہ تلاوت کے لئے وقت نکالتے تھے، ایک چھوٹی سی حمائل ہمیشہ آپ کے دستی بیگ میں ساتھ رہتی تھی، اور جب کبھی ذرا موقع ملتا، آپ اس میں سے تلاوت شروع فرما دیتے، خاص طور سے جب آپ کو کہیں جانا ہو تو کار میں سفر کے دوران بیشتر وقت آپ تلاوت میں صرف فرماتے، اس کے علاوہ گھر میں نماز فجر اور نماز عصر کے بعد آپ کی تلاوت کے خاص اوقات تھے۔

آپ کی یہ تلاوت محض برائے تلاوت ہی نہیں ہوتی تھی، بلکہ اس دوران آپ قرآن کریم میں تدبر فرماتے تھے، احقر نے بارہا دیکھا کہ تلاوت کے دوران آپ اچانک رک گئے ہیں، اور دیر تک ایک ہی آیت کو بار بار پڑھ کر اس پر غور فرما رہے ہیں۔ اس تدبر کے دوران اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف سے متعلق عجیب و غریب نکات منکشف فرمائے تھے۔ جب کبھی تلاوت کے وقت ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوتے تو اکثر یہ نووارد نکات ہمیں بتلا دیا کرتے تھے، اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ تلاوت کرتے ہوئے آپ احقر کو یا برادر مکرم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی مد ظلہم کو باقاعدہ متوجہ فرماتے، اور ہم سے سوال کرتے کہ دیکھو، اس آیت میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے، حالانکہ بات دوسرے لفظ سے بھی واضح ہو سکتی تھی، خاص طور پر اس لفظ کے انتخاب میں کیا حکمت ہے۔ اور جب ہم عام طور سے جواب نہ دے پاتے تو پھر خود ہی کوئی لطیف نکتہ بیان فرماتے جس سے مشام روح معطر ہو جاتا"(11)۔

ا۔ تفسیر معارف القرآن:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے روایتی تفسیر سے ہٹ کر یہ عظیم خدمت سر انجام دی اور دوسروں سے اخذ کی ہوئی باتیں اپنی طرف منسوب کرنے کے بجائے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی "بیان القرآن" اور بعض دیگر تفاسیر کی تسہیل کر کے انھیں نسبتاً عام فہم انداز میں بیان کر دیا ہے۔ اگرچہ "معارف القرآن" میں بے شمار ایسے مسائل و مباحث موجود ہیں جن سے "بیان القرآن" اور دیگر تفاسیر خالی ہیں۔

عملی طور پر اس تفسیر کی ابتداء کے متعلق مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں:

"یوں تو دار العلوم دیوبند میں تدریس کے علاوہ آپ کو "جلالین" اور "بیضاوی" پڑھانے کی نوبت آئی، اور ایک عرصے تک وہ دورہ تفسیر کے بعض اسباق تفسیر ابن کثیر وغیرہ بھی آپ کے ذمے رہے۔ لیکن اس زمانے میں خصوصی شغف علم فقہ وفتویٰ کے ساتھ تھا۔ پھر جب دارالعلوم دیوبند سے مستعفی ہونے کے بعد حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ نے "احکام القرآن" کا کام آپ کے سپرد فرمایا تو اس زمانے میں تفسیر سے خصوصی اشتغال کی نوبت آئی پھر ہجرت پاکستان کے بعد بھی مسجد باب الاسلام کراچی میں روزانہ اور ریڈیو پر ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ رہا، جو بالآخر "معارف القرآن" جیسی عظیم تفسیر کی شکل میں منظر عام پر آیا، اس پورے زمانے میں قرآن کریم ہی آپ کی دلچسپیوں اور غور وتدبر کا محور رہا"(12)۔

خصوصی تحقیقات:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس مایہ ناز تفسیر میں جن موضوعات پر خاص طور پر علمی تحقیقات پیش کیں ان کی مختصر فہرست مولانا عبد الشکور ترمذی نے ان الفاظ میں پیش کی ہے، اس فہرست کے چیدہ چیدہ عنوانات حسب ذیل ہیں:

"۱۔ بندوق کی گولی سے شکار کے مسائل

۲۔ مریض کو دوسرے کا خون دینے کا مسئلہ

۳۔ انگریزی دواؤں کا حکم

۴۔ اسلامی سیاست اور عام ملکی سیاستوں کا فرق عظیم

۵۔ اسلام میں عورتوں کا موقف

۶۔ نظام الطلاق فی الاسلام

۷۔ سود (ربا) کی اسلامی تعریف اور اس کے حرام ہونے کی حکمت اور موجودہ زمانہ میں اس سے نجات کی صورت، سود وربا کی معاشی خرابیاں

۸۔ حرمت شراب اور اس کے متعلقہ احکام

۹۔ حرمت قمار

۱۰۔ بعض معاصرین کی غلط فہمی کا ازالہ

۱۱۔ اسلام میں غلامی کی بحث

۱۲۔ اکتنازِ دولت پر اسلامی قوانین کی ضرب کاری

۱۳۔ وطنی یا نسبی قومیت کفر و جاہلیت کا نعرہ ہے۔

۱۴۔ دو قومی نظریہ

۱۵۔ زکوۃ میں کمی بیشی کا کسی کو کسی زمانہ میں اختیار نہیں

۱۶۔ سائنس کی تعلیم بھی عطا حق تعالی ہے

۱۷۔ اسلامی سزاؤں پر اعتراضات کا جواب

۱۸۔ زکوۃ حکومت کا ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے

۱۹۔ حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں بعض معاصرین کی غلطی اور اس کی تحقیق

۲۰۔ حکومت کا غذائی کنٹرول

۲۱۔ معاش میں اختلاف

۲۲۔ ارتکاز دولت کے انسداد کا قرآنی نظام

۲۳۔ ائمہ مجتہدین کی تقلید غیر مجتہد پر واجب ہے

۲۴۔ انسداد فواحش اور حفاظت عصمت کا ایک اہم باب "پردہ نسواں"

۲۵۔ تفسیر قرآن میں فلسفی نظریات کی موافقت یا مخالفت کا صحیح معیار

۲۶۔ تقسیم معیشت کا قدرتی نظام، معاشی مساوات کی حقیقت، اسلامی مساوات کا مطلب"
(13)۔

معارف القرآن کا منہج واسلوب اور خصوصی التزامات:

مولانا عبد الشکور ترمذی "معارف القرآن" کے خصوصی التزامات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"۱۔ متنِ قرآن کریم کے ترجمہ میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجموں پر اعتماد کیا گیا ہے۔

۲۔ ترجمہ کے بعد حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر بیان القرآن کا آسان اور سہل خلاصہ لکھ دیا گیا ہے اور خاص خاص لغات و مفردات کا حل اور ان کی تشریح لغت اور تفسیر کی معتبر کتابوں کے حوالے سے نقل کر دی گئی ہے۔

۴۔ اصل تفسیر میں اصول تفسیر کی مطابقت کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے سلف صالحین کی تفسیروں پر اعتماد کیا گیا ہے جو صحابہ و تابعین سے منقول وماثور اور مستند کتب حدیث و تفسیر میں موجود ہیں۔

۵۔ لطائف و معارف کے درجہ میں متاخرین میں سے مستند اہل تفسیر کے مضامین بھی لئے گئے ہیں۔

۶۔ احکام و مسائل تفسیر قرطبی، احکام القرآن (از امام جصاص)، احکام القرآن (از ابن عربی)، تفسیرات احمدیہ، البحر المحیط (از ابن حیان)، روح المعانی، روح البیان، بیان القرآن (از حکیم الامت) اور تفسیر مظہری سے ماخوذ ہیں۔ ساتھ ساتھ زمانہ حاضرہ کے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور تمدنی مسائل پر قرآن کریم اور سنت کی روشنی میں تفصیلی تبصرے کئے گئے ہیں نیز تجدد پسند لوگوں کے شکوک وشبہات کا ازالہ تسلی بخش طور پر کیا گیا ہے۔

۷۔اس زمانہ کے بعض مصنفین نے قرآن کریم کی تفسیر میں جو غلطیاں کی ہیں موقع بموقع ان غلطیوں کی بڑے ناصحانہ اور منصفانہ انداز میں تفصیلی نشاندہی کی گئی ہے۔واضح رہے کہ اس تفسیر میں زیادہ زوران تعلیمات پر دیا گیا ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی رہنمائی کرتی ہیں اور یہ بتلایا گیا ہے کہ قرآن کریم محض اعتقادی اور نظریاتی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کی ہدایت انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور مشتمل ہیں اور یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے جابجا قرآن کریم سے روزمرہ کے مسائل زندگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس سلسلہ میں جو تعلیمات اخذ کی گئی ہیں ان کا طریقہ استنباط اس قدر لطیف اور وجد آفریں ہے کہ اس کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اہل علم اور اہل ذوق ہی کر سکتے ہیں"(14)۔

۲۔احکام القرآن (عربی):

اس بلند پایہ علمی تصنیف کے حوالے سے مولانا عبدالشکور ترمذی لکھتے ہیں:

"حضرت مفتی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بلند پایہ اہم علمی تصنیف ہے جس کی نظیر سابقہ زمانہ میں بھی بہت کم یاب ہے، حضرت امام ابو بکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۱۰ھ) کے بعد مسلک احناف کے اصول و فروع پر قرآن کریم کی آیات سے استدلال اور اختلافی مسائل میں دوسرے ائمہ کرام کے دلائل کے جوابات کو کتابی صورت میں جمع کرنے کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی، اس اہم دینی ضرورت کو "احکام القرآن" کے ذریعہ بطریق احسن پورا کر دیا گیا ہے۔

یہ کتاب علماء و طلباء علوم عربیہ کے لئے اس صدی کا قابل قدر اور عظیم علمی تفسیری سرمایہ ہے اور سورہ شعراء سے سورہ قصص کے اول تک دو جلدوں میں یہ تفسیری کام حضرت تھانوی کی زیر سرپرستی اور ہدایات کے مطابق ہوا"(15)۔

تفسیر "احکام القرآن" کا دائرہ کار:

اس کتاب کا تعارف مولانا عبدالشکور ترمذی نے درج ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے:

"اس کی تالیف میں ابتداء تو دورۂ تفسیر کے طلبہ کے لئے قرآن کریم سے صرف فقہ حنفی کے دلائل کا استنباط ہی پیش نظر تھا مگر کام شروع ہونے بعد حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے گرامی اس تالیف کے موضوع کو عام اور وسیع کرنے کی ہوگئی اور آیاتِ قرآنیہ سے مطلقاً احکام کا استنباط موضوع بحث بنالیا گیا، چنانچہ پھر احکام، خواہ احکام فقہیہ ہوں یا عقائد وتصوف اور اخلاق وتمدن اور نئی تعلیم کے اثر سے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات ہوں، سب کا استنباط موضوع بحث بن گیا اور اس تفسیر کا نام بھی وسعت موضوع کے لحاظ سے "دلائل القرآن" کے بجائے "احکام القرآن" تجویز فرمادیا گیا۔

غرضیکہ علم تفسیر کی یہ محققانہ اور بلند پایہ علمی کتاب ہے جس کی تصنیف وتالیف کے لئے حضرت حکیم الامت تھانوی کی نظر انتخاب حضرت مفتی صاحب پر پڑی اور حضرت تھانوی نے آں موصوف کو اس خدمت کے انجام دینے کے لئے مامور ومنتخب فرمایا تھا یہ کتاب حضرت مفتی صاحب کے تفقہ اور استنباط مسائل، وسعتِ نظر کا آئینہ اور حضرت موصوف کی وسعت معلومات کا گنجینہ ہے، حضرت مفتی صاحب نے اس کتاب کی تالیف میں انتہائی دیدہ ریزی اور محنت اور بڑی تحقیق وتدقیق کے ساتھ فتنہ اور عقائد نیز معاشی اور معاشرتی مسائل کا بہت بڑا گراں قدر ذخیرہ جمع فرمایا ہے، خاص طور سے ایسے مسائل کی توضیح وتفصیل پر زیادہ زور دیا ہے، جو عہد حاضر میں خصوصیت کے ساتھ قابل لحاظ ہیں اور ان کے بارہ میں پہلے علماء کی کتابوں میں ایک جگہ تفصیلی بحث دستیاب نہیں ہوتی۔

بعض مسائل پر مبسوط ومفصل بحثوں نے مستقل رسالوں کی شکل اختیار کرلی ہے جن کو "احکام القرآن" کا جزبنادیا گیا ہے"[16]۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ "احکام القرآن" کے مضامین پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"۔۔۔ان کے علاوہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مفید ترین "تفسیر معارف القرآن" میں اور عربی تفسیر "احکام القرآن" میں قادیانیت سے متعلقہ مباحث پر جو گراں قدر علمی

ذخیرہ سپرد قلم فرمایا ہے، اگر اسے یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم اور جامع کتاب مرتب ہو سکتی ہے"[17]۔

۳۔ تفصیل الخطاب فی تفسیر آیات الحجاب:

مولانا عبد الشکور ترمذی اس کے متعلق رقم طراز ہیں:

"اس کتاب میں عورتوں کے پردہ سے متعلق جتنی آیاتِ قرآن کریم میں وارد ہوئیں، ان کی مکمل تفسیر اور ان میں ظاہری تعارض کا دفع کیا گیا ہے، اس کے بعد عذاب قبر کے مسئلہ میں اہل السنت والجماعت کے اجماع کا ذکر فرما کر، منکرینِ عذاب قبر، معتزلہ اور ملحدین کے شبہات کے جوابات ارقام فرمائے گئے ہیں"[18]۔

۴۔ موقف اہل الانابہ فی مشاجرات الصحابہ رضی اللہ عنہم:

اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبد الشکور ترمذی تحریر فرماتے ہیں:

"اس رسالہ میں مشاجرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق اہل سنت والجماعت کے موقف کا ثبوت کتاب و سنت اور اقوال سلف کی روشنی میں پانچ آیات کریمہ اور دس احادیث نبویہ سے پیش کیا گیا ہے، اس تالیف کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت قطعی جنتی اور مغفور ہے"[19]۔

۵۔ "دستور قرآنی" مع ضمیمہ "غیر مسلموں کے حقوق":

اس کے متعلق مفتی عبد الشکور ترمذی رقم طراز ہیں:

"یہ ایک رسالہ ہے اور بڑے سائز کے ۳۶ صفحات پر ہے، اس میں مفتی صاحب کے درس قرآن کی ایک تقریر کو ضبطِ تحریر میں لا کر دوسری چند اہم مضمون کی ایسی آیات کے اضافہ کے ساتھ جن میں اسلامی مملکت کے دستوری مسائل مذکور ہیں اور حضرت موصوف کے ملاحظہ اور نظر اصلاحی کے بعد یہ بات واضح کرنے کے لئے شائع کیا گیا تھا کہ اسلامی دستور جس کا مطالبہ قیام

پاکستان کے وقت سے ہی تمام مسلمانوں کی طرف کیا جارہا ہے وہ صرف اجتہادات اور قیاسات پر مبنی نہیں ہے بلکہ دستور اسلامی کی اہم دفعات منصوص اور براہ راست قرآن سے بھی ثابت ہیں"[20]۔

۶۔ قرآن میں نظام زکوٰۃ:

اس تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبد الشکور ترمذی رقم طراز ہیں:

"یہ ۶۴ صفحات کا ایک رسالہ ہے، جو زکوۃ اور متعلقات زکوۃ کے موضوع پر نہایت جامع او ر تفصیلی ابحاث پر مشتمل ہے، اس میں زکوۃ کے متعلق تمام اہم مباحث اور موضوعات مثلاً: زکوۃ کی حقیقت اس کی تاریخ، اہمیت و فرضیت، زکوۃ کس میں واجب ہے کس میں نہیں نصاب زکوۃ، نظام زکوۃ، اموال باطنہ کی زکوۃ، مصارف زکوۃ، عاملین زکوۃ، مؤلفۃ القلوب اور فی سبیل اللہ سے کیا مراد ہے؟ "تملیک" کی شرط، جن کاموں میں زکوۃ صرف نہیں ہو سکتی۔ زکوۃ حکومت کا ٹیکس نہیں، بلکہ عبادت ہے، بیت المال کی مدات کی اقسام اور ان کے احکام غرضیکہ زکوۃ اور متعلقات زکوۃ پر سیر حاصل بحث فرما کر مسئلہ نظام زکوۃ کی تفصیل اور وضاحت فرمائی گئی ہے اور اس سلسلہ کے تمام شکوک وشبہات کا ازالہ فرما کر مسئلہ کو خوب اچھی طرح واضح کر دیا ہے"[21]۔

۷۔ ایمان و کفر قرآن کی روشنی میں:

اس تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبد الشکور ترمذی لکھتے ہیں:

"یہ رسالہ بڑے سائز کے ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتوں کی تفصیلی تفسیر اور چند دوسری آیات کے مضامین پر اجمالی تبصرہ فرما کر ایمان و کفر کی تعریف کو ایسے انداز سے واضح فرمادیا گیا کہ اس کی وضاحت کے بعد اس اختلافی اور نزاعی بحث کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ اور خاتمہ ہو گیا جس کو تجدد پسند لوگوں نے "لاینحل" سمجھ کر پیش کیا تھا اور پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بھی ایسے ہی طبقہ کی طرف سے یہ سوال بار بار اٹھایا جارہا تھا، بحمد اللہ یہ مسئلہ ایسا صاف اور بے غبار کر دیا گیا کہ اس کے بعد کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی"[22]۔

۸۔ ختم النبوۃ فی القرآن:

اس کتاب کے متعلق مفتی عبد الشکور ترمذی رقم طراز ہیں:

> "270 صفحات پر مشتمل یہ ضخیم رسالہ حضرت مفتی صاحب کی عظیم الشان "ختم نبوت" کامل (برسہ حصص) کا پہلا حصہ ہے اس میں تقریباً ایک سو ایک آیات قرآنیہ کی تفسیر و تشریح کر کے مسئلہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو واضح فرمایا گیا ہے"[23]۔

۹۔ ہدیۃ المہدیین فی آیات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم:

مولانا عبد الشکور ترمذی اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "حضرت مفتی صاحب کی یہ تالیف بھی عربی زبان میں اسی عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ کی تفسیری خدمت ہے، عرب ممالک کے ناواقف مسلمانوں میں اس طائفہ زائغہ اور شرذمہ قلیلہ کے دجل و تلبیسات کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت میں شکوک و شبہات پیدا ہونے کا اندیشہ تھا، اس رسالہ سے ان کا ازالہ مقصود ہے۔
>
> یہ رسالہ نہایت جامع اور عرب ممالک کے مسلمانوں کے لئے نہایت نافع ہے۔ عربی دانوں کے شبہات کا ازالہ کے لئے "آیت خاتم النبیین" کی یہ تفسیر عربی زبان میں ارقام فرمائی گئی ہے"[24]۔

۱۰۔ عوارف القرآن (غیر مطبوعۃ):

مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن کی تکمیل کے بعد یہ ارادہ فرمایا تھا کہ اس کی ایک تلخیص بھی ہو جائے، تاکہ جو لوگ اتنی مفصل تفسیر نہ پڑھ سکیں، وہ اس تلخیص سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس سلسلے میں مفتی محمد تقی عثمانی کا کہنا ہے:

> "معارف القرآن کے خلاصے کا نام "عوارف القرآن" تجویز کیا گیا تھا، اگرچہ یہ کام شروع کرنے کے بعد تکمیل کی نوبت نہیں آئی، صرف سورہ بقرہ کی چند آیات کی تلخیص فرما سکے، جو حضرت کے مسودات میں محفوظ تھی"[25]۔

خلاصہ ونتائج:

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند کے ممتاز علماء وفضلاء اور پاکستان کے چوٹی کے علماء میں سے تھے، قوت استعداد اور استحضار علم کے ساتھ ساتھ فقہ، تفسیر، سیرت اور ادب میں خاص امتیاز رکھتے تھے، آپ کی علمی خدمات متنوع ہیں، آپ نے فتاوی نویسی، تصنیفات، خطبات و مواعظ، مدارس کے قیام اور پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ میں عملی کوششیں کی، آپ ایک مایہ ناز فقیہ، مفتی، مفسر، محدث، اصولی، متکلم، مبلغ اور دانشور تھے، آپ نے اپنی زندگی میں جو اصلاحی، علمی، تدریسی اور ملی خدمات سرانجام دیں ان کی بدولت آپ کا شمار ملک کے نامور فقہاء و مفتیان عظام میں ہوتا ہے۔

آپ کے فتاوی و فقہی رسائل میں جس انداز سے علماء واہل علم حضرات کے لئے بیش قیمت مواد موجود ہے، اسی طرح وہاں عام لوگوں کے لئے بھی رہنمائی موجود ہے، یہ کسی خاص شخص اور خاص طبقہ کو مدنظر رکھ کر نہیں لکھے گئے، بلکہ مفتی صاحب نے ان میں وہ جواہر ولعل پرودئے ہیں کہ جن سے تاقیامت استفادہ ہوتا رہے گا۔

تجاویز وسفارشات:

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج ہماری کامل راہنمائی صرف کتاب اللہ اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ممکن ہے، پھر ان کے بعد آنے والے اکابرین نے اسے عملی جامہ پہنا کر ہمارے سامنے اس بات کی مزید مثالیں پیش کر کے راستہ بہت آسان کر دیا، اب ضرورت اس بات کی ہے کہ مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ جیسی جامعِ کمالات، معتدل اور ہمہ جہت شخصیت کے ہر ہر پہلو کو اجاگر کیا جائے تاکہ آج کی نوجوان نسل آپ کے افکار و نظریات سے اپنے مقصدِ زندگی کا صحیح ہدف متعین کر سکے اور فکری انتشار سے۔

اسی طرح علومِ اسلامیہ کے طلبہ آپ کی متوازن اور معتدل طرزِ تحریر اور فکر سے بھرپور استفادہ کر سکیں اور پھر ان کی علمی خدمات میں تصنیفی خدمات کا خاص طور پر تجزیاتی مطالعہ اور تقابلی جائزہ لینے کی ضرورت ہے، آپ کی اس میں نکتہ آفرینی، تسہیل وتیسیر، قوتِ استدلال، بلندیِ فکر، تلخیص وتشریح، استناد واعتبار، ادب وبلاغت، فقاہت واستنباطِ مسائل، مناظرہ وبحث، تحقیقات وابحاث اور علم الکلام وفلسفۂ جدیدہ یہ سب عنوانات ایسے ہیں جن پر مستقل مقالہ جات لکھنے کی ضرورت ہے تاکہ ایک بہت بڑا علمی سرمایۂ اور امتِ مسلمہ کی یہ میراث ضائع ہوئے بغیر اپنے حقیقی ورثاء تک مکمل طور پر پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے اور توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

مصادر و مراجع

(1) محمد شفیع، مفتی، میرے والد ماجد اور ان کے مجرب عملیات، کراچی، ادارۃ المعارف، ۲۰۰۵ء، (ص ۲۲)۔

(2) اکبر شاہ بخاری، مفتی محمد شفیع صاحب کے مشہور خلفاء و تلامذہ، کراچی، مکتبہ دار العلوم، ۱۴۳۱ھ، (ص ۲۹، ۳۰)۔

(3) رفیع عثمانی، مفتی، حیاتِ مفتی اعظم، کراچی، ادارۃ المعارف، ۲۰۱۱ء (ص ۴۸)، اکبر شاہ بخاری، مفتی محمد شفیع صاحب کے مشہور خلفاء و تلامذہ، کراچی، مکتبہ دار العلوم ۱۴۳۱ھ، (ص ۳۳)۔

(4) قاسم محمود، سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، لاہور، مکتبۃ الفیصل، (ج ۲، ص ۱۴۴۶)۔

(5) ایضاحوالہ سابقہ، (ج ۲، ص ۱۴۴۶)۔

(6) اکبر شاہ بخاری، اکابرین وفاق المدارس، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، (ص ۱۳۰)۔

(7) سید قاسم محمود، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، لاہور، مکتبۃ الفیصل، (ج ۲، ص ۱۴۴۶)۔ اکبر شاہ بخاری، مفت ی محمد شفیع صاحب کے مشہور خلفاء و تلامذہ، کراچی، مکتبہ دار العلوم کراچ ی، ۱۴۳۱ء، (ص ۵۰، ۵۱)۔

(8) رفیع عثمانی، مفتی، حیاتِ مفتی اعظم، ادارۃ المعارف، کراچی، ۲۰۱۱ء، (ص ۲۸)۔

(9) محمد شفیع، مفتی، رسائل و مقالات مفتی اعظم، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۱۸ء، (ص ۵۹)۔

(10) ایضاحوالہ سابقہ (ص ۵۹)۔

(11) تقی عثمانی، مفتی، میرے والد میرے شیخ، کراچی، ادارۃ المعارف، ۱۹۹۴ء، (ص: ۸۵، ۸۶)۔

(12) تقی عثمانی، مفتی، ماہنامہ البلاغ، مفتی اعظم نمبر، کراچی، مکتبہ دار العلوم کراچی، ۲۰۰۵ء، (ج: ۱، ص: ۳۹۷، ۳۹۸)۔

(13) عبد الشکور ترمذی، ماہنامہ البلاغ، مفتی اعظم نمبر، کراچی، مکتبہ دار العلوم کراچی، ۲۰۰۵ء، (ج ۱، ص ۶۲۲)۔

(14) ایضاحوالہ سابقہ، (ص: ۶۱۰، ۶۱۱)۔

(15) عبد الشکور ترمذی، ماہنامہ "البلاغ" مفتی اعظم نمبر، کراچی، مکتبہ دار العلوم، ۲۰۰۵ء، (ج: ۱، ص: ۶۲۰)۔

(16) ایضاحوالہ بالا، (ص: ۶۲۲)۔

(17) یوسف لدھیانوی، مفتی، ماہنامہ "البلاغ" مفتی اعظم نمبر، کراچی، مکتبہ دار العلوم، ۲۰۰۵ء، (ج: ۲، ص: ۶۲۲)۔

(18) عبدالشکور ترمذی، ماہنامہ "البلاغ" مفتی اعظم نمبر، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، ۲۰۰۵ء، (ج:۱، ص:۶۲۲)۔

(19) ایضاحوالہ سابقہ، (ص:۶۲۳)۔

(20) ایضامحولہ بالا، (ص:۶۲۳)۔

(21) ایضاحوالہ سابقہ، (ص:۶۲۵)۔

(22) ایضامحولہ بالا، (ص:۶۲۵،۶۲۶)۔

(23) عبدالشکور ترمذی، ماہنامہ "البلاغ" مفتی اعظم نمبر، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، ۲۰۰۵ء، (ج:۱، ص:۶۲۷،۶۲۶)۔

(24) ایضاحوالہ سابقہ، (ص:۶۲۷،۶۲۶)۔

(25) محمد شفیع، مفتی، رسائل ومقالات مفتی اعظم، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۱۸ء، (ص۳۵)۔

English References:

1-Muhammad Shafi, Mufti, Mere Walid Majid Aor Un Ke Mujarrab Amaliyyat, Karachi, Idara Tul Muarif, 2005.
2-Akber Shah Bukhari , Mufti Muhammad Shafi Sahib Ke Mashhoor Khulafa W Talamiza, Karachi,Maktaba Darul uloom.
3-Rafi Usmani, Mufti, Hayat E Mufti Azam, Karachi,Idara Tul Ma'arif, 2011. Akber Shah Bukhari, Mufti Muhammad Shafi Sahib Ke Mashhoor Khulafa W Talamiza, Karachi,Maktaba Darul uloom, 1431.
4-Qasim Mahmood, Sayyed, Islami Encyclopedia, Lahore, Maktabah Al Fesal.
5-Ibid.
6-Akber Shah Bukhari , Akabirin E Wifaq Ul Madaris, Lahore, Maktaba Rahmania.
7-Qasim Mahmood, Sayyed, Islami Encyclopedia, Lahore, Maktabah Al Fesal. Mufti Muhammad 9-Shafi Sahib Ke Mashhoor Khulafa W Talamiza, Karachi,Maktaba Darul Uloom, 1431.
8-Rafi Usmani, Mufti, Hayat E Mufti Azam, Karachi,Idara Tul Ma'arif, 2011.
9-Muhammad Shafi, Mufti, Rasail o Muqalat e Mufti Azam, Karachi, Maktaba muarif ul Quran, 2018.
10.Ibid.
11-Taqi Usmani, Mufti, Mere Walid Mere Sheikh, Karachi, Idaratul Muarif, 1994.
12-Taqi Usmani, Monthly Albalagh, Mufti Azam Number, Karachi,Maktaba Darul uloom,2005.
13-Abdul Shukoor Tirmizi, Monthly Albalagh, Mufti Azam Number, Karachi,Maktaba Darul uloom, 2005.
14-Ibid.
15-Abdul Shukoor Tirmizi, Monthly Albalagh, Mufti Azam Number, Karachi,Maktaba Darul uloom, 2005.
16-Ibid.

17-Yousuf Ludhyanvi, Mufti, Monthly Albalagh, Mufti Azam Number, Karachi,Maktaba Darul uloom, 2005.
18-Abdul Shukoor Tirmizi, Monthly Albalagh, Mufti Azam Number, Karachi,Maktaba Darul uloom, 2005.
19-Ibid.
20-Ibid.
21-Ibid.
22-Ibid.
23-Abdul Shukoor Tirmizi, Monthly Albalagh, Mufti Azam Number, Karachi,Maktaba Darul uloom, 2005.
24-Ibid.
25-Muhammad Shafi, Mufti, Rasail o Maqalat e Mufti Azam, Karachi, Maktaba ma'arif ul Quran, 2018.